سوال

(431) شب برات کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ٹھٹھہ حسن سے محمد اسماعیل ربانی خریداری نمبر 6199 لکھتے ہیں کہ شب براءت کے متعلق وضاحت کریں کہ اس کی شریعت میں کیا حیثیت ہے کیا اس دن روزہ رکھنا چاہیے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعض ناقابل حجت روایات کی بنا پر لیلۃ مبارکہ سے مراد ماہ شعبان کی پندرھویں رات مراد لی گئی ہے جس کا نام لوگوں نے شب براءت رکھا ہے پھر ستم بالائے ستم یہ ہے کہ جس قدر فضائل ومناقب لیلۃ القدر کے متعلق احادیث میں وارد ہیں ان تمام کو شب براءت کے کھاتے میں ڈال کر اسے خوب رواج دیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماہ شعبان کے متعلق مندرجہ ذیل طرز عمل منقول ہے۔

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماہ شعبان میں بکثرت روزے رکھتے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری: الصوم۔ 1969)

(2) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے حتی کہ اسے ماہ رمضان سے ملا دیتے۔ (ابوداؤد: الصوم 2336)

شعبان کی پندرھویں تاریخ کو صرف ایک روزہ رکھنا جائز نہیں ہے اسی طرح شب برائت کے قیام کی بھی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:442